فریضہ حج کی طرف توجہ کیجئے

مولانا عبد القوی صاحب (ناظم ادارہ اشرف العلوم ، حیدرآباد)

ان دنوں سفر حج کے لئے درخواست گذاریوں کا سلسلہ چل رہا ہے، بلکہ اس کی مدت بھی قریب الختم ہے، ہمارے بہت سے بھائی اور بہنیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فریضہ حج کی تکمیل کے لائق بنایا ہے اور اس کی سعت وسکت دی ہے ، مگر وہ ابھی تک اس عظیم المرتبت فرض کی جانب سے غفلت ولا پرواہی کاشکار ہیں ، اس کی وجوہ کچھ بھی ہوں ، بہر حال یہ بہت بڑی غلطی ہے،دینی علم سے دوری کی صورتحال یہ ہے کہ عام طور سے احباب کو حج کی فرضیت کا علم تک نہیں ہے، گذشتہ عشرہ کے دوران راقم سطور نے شاہ آباد ، تانڈور اور گلبرگہ میں احباب واصدقاء کی خواہش پرمتمول حضرات کے سامنے فرضیت وفضیلتِ حج سے متعلق تفصیلاً گفتگو کی، بحمدللہ بات سمجھ میں آنے پر متعدد حضرات نے اسی سال حج ادا کرنیکی سعی شروع کردی ہے اور بعضوں نے آئندہ سال کے لئے ارادہ کر لیاہے ، بہت سوں کی غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں، کئی ایک نے اپنے حلقۂ احباب واعزہ میں ا س سلسلہ میں تشکیل وترغیب کابھی ارادہ کیا ہے ۔

فریضہ حج کی طرف توجہ کیجئے

واقعی حج ایسا عظیم فرض ہے کہ اس کی فرضیت کے بعد اس سے پہلو تہی یا ٹال مٹو ل ناقابلِ معافی جرم ہے ،اگرچہ کہ کسی عذر سے اس کی ادائیگی میں تاخیر کی گنجائش دی گئی ہے ، لیکن بلاعذر قدرت کے باوجود حج نہ کرکے مرجانے والے کے لئے سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ہے، چنانچہ امام ترمذیؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے:

من ملک زاداً وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا او نصرانیاً ۔ ۱ـــہ

"جو شخص اتنے سرمایہ پر قادر ہوگیا کہ سفر میں اپنی اور گھر پر اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں کو پورا کر سکے پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو اس کے لئے برابر ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یانصرانی"۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ارکانِ اسلام

میں سے کسی رکن کا ترک کردینا خروج عن الملت کے مشابہ ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تارک الصلوٰۃ کو مشرکین سے تشبیہ دی اور تارکِ حج کو یہودی اور نصرانی سے،کیونکہ مشرکین حج کرتے تھے مگر نماز نہیں پڑھتے تھے اور یہود ونصاریٰ نماز پڑھتے تھے لیکن حج نہیں کرتے تھے ۔ ۲؎

اور حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ جس نے فریضہ حج کا انکار کیا وہ کافر ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے ۔۳؎ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرما رہے ہیں :

وَلِلّٰہِ عَلَیَ النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنْ اِسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللہ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ۴؎

"اللہ کے واسطے ان لوگوں کے ذمہ اس کے مکان کاحج کرنا فرض ہے جن کو طاقت ہو وہاں پہونچنے کی ۔ پھر جس نے کفر کیا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے عالم والوں سے"۔

فریضہ حج کی طرف توجہ کیجئے

فقیہ اعظم مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں :اس میں وہ شخص تو داخل ہے ہی جو صراحتاً حج کا منکر ہواورحج کو فرض نہ سمجھتاہو __(وہ بھی داخل ہے) جو شخص عقیدہ کے طور پر حج کو فرض سمجھتا ہو لیکن باوجود استطاعت وقدرت کے حج نہیں کرتاکیونکہ وہ بھی ایک حیثیت سے منکر ہی ہے __اس لئے فقہاء کرامؒ نے فرمایا ہے کہ آیت کے اس جملہ میں ان لوگوں کے لئے سخت وعید ہے جو باوجود قدرت واستطاعت کے حج نہیں کرتے کہ وہ اپنے اس عمل سے کافروں کی طرح ہوگئے ۔ العیاذ باللہ ۵ـہ

دیکھئے کس قدر نازک معاملہ ہے اور کیسی سخت وعید ہے فریضہ حج سے لاپرواہی برتنے والے کے لئے ۔ ا س لئے آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی مالی حالت اہل علم کے سامنے رکھ کر معلوم کرلے کہ آیا اس پر حج فرض تو نہیں ہوا ؟ اگر ہو گیا ہے تو اس کی تکمیل بعجلت کرے، مبادا آدمی کا وقت موعود آجائے اور اسے وصیت کرنے کی بھی فرصت نہ ملے تو بڑی محرومی کی موت مرے گا ،اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو جس پر حج فرض ہے ادائیگی میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے ۔

فریضہ حج کی طرف توجہ کیجئے

من اراد الحج فلیعجل..... جو حج کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ پھر عملدر آمد میں عجلت کرے ۔ ۱ـــہ اور بیہقی کی روایت میں اس تائید کے بعدیہ بھی ہے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کب کوئی بیماری یا حاجت ایسی پیش آجائے جو اس فریضہ کی راہ میں رکاوٹ بن جائے ۔۲ـــہ

حج جس طرح مردوں پر فر ض ہوتا ہے عورتوں پر بھی جب انہیں استطاعت وقدرت حاصل ہوجائے توفرض ہوتا ہے، (فرضیت کی تفصیل کتب ِ فقہ میں دیکھ لیں ،یا اہل ِ علم سے معلوم کرلیں)حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں : "استأذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجھاد فقال جھادکن الحج"میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے ۔ ۳ـــہ

ا ور جہاں تک اس عمل ِ عظیم کے فضائل کا تعلق ہے تو اس کے فضائل بہت ہیں نمونۃً چند حدیثیں درجِ ذیل کی جاتی ہیں ۔

فریضہ حج کی طرف توجہ کیجئے

سئل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ ورسولہ، قیل ثم ماذا ؟ قال :الجھاد فی سبیل اللہ، قیل ثم ماذا؟ قال: حج مبرور۔ ۴ے

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے افضل عمل کونسا ہے ؟ آپ ؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ۔ پوچھا گیا اس کے بعد ؟ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ۔ پوچھا گیا پھر اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے ؟ فرمایا حج مقبول !

من حج للّٰہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولد تہ امہ۔

جس نے اللہ کی خاطر حج کیا پھر اس حج میں نہ گالی گلوج کی نہ فسق وفجور، وہ حج کے بعد اس طرح لوٹتا ہے جیسے اپنی ولادت کے دن تھا ۔ ۱ے

الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ۔

فریضہ حج کی طرف توجہ کیجئے

"حج مبرور کی جزاء جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں"۔ ۲ـــہ

امام نووی ؒ نے حج مبرور کے بارے میں فرمایا کہ صحیح قول کے مطابق مبرور اس حج کو کہتے ہیں جس میں گناہوں سے بچا گیا ہو،اسی طرح مقبول کو بھی مبرور کہتے ہیں اور اس کی ظاہری علامت یہ ہے کہ حاجی کی دینی حالت اس سے بہتر ہوجائے جتنی حج سے پہلے تھی ۔

الحاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابھم وان استغفروہ غفرلھم۔حجاج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعاء کریں تو قبول ہے اور اگر مغفرت چاہیں تو بخش دیتا ہے ۔۳ـــہ

تابعوا بین الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیرخبث الحدید ۔

فریضہ حج کی طرف توجہ کیجئے

"پے بہ پے حج اور عمرہ کیا کرو کیونکہ وہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح ختم کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کی گندگی کوختم کردیتی ہے"۔۴ـہ

اس لئے وہ حضرات جن پر حج فرض ہوچکا ہے،اس مسئلہ کی نزاکت واہمیت کی طرف توجہ دیں اور محض حیلے بہانے یا خود ساختہ اعذار کی وجہ سے تاخیر کر کے کسی خطرہ میں نہ پڑنے سے بچیں ، زندگی بار بار نہیں ملتی ، اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق جس قدر اداکر سکتے ہوں اس میں کوتاہی ،آخرت کا ایسا نقصان ہے جس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے ۔

واللہ الموفق والمستعان

۱ ـہ ترمذی:۱۰۰۸، ۲ـہ حجۃ اللہ البالغہ : ص:۵۶، ۳ـہ تفسیر ابن کثیر :۱/۳۰۳، ۴ـہ سورہٴ آل عمران :۹۷، ۵ـہ معارف القرآن :۲/۲۲۱

۱ ـہ مسند امام اعظم:۳۸۱،

۲ـہ البیہقی ،

۳ـہ مشکوٰۃ: ۱/۲۲۱

۴ـہ مشکوٰۃ :۱/۲۲۱،

۱ ـہ مسلم:۱/۲۳۲،

۲ـہ ایضاً ،

۳ـہ ابن ماجہ : ۲۱۳،

۴ـہ ترمذی :۱/۱۰۰،